جلد ۳۲ | ۸ ماہ تبلیغ ۱۳۲۳ ہش | ۱۲ صفر ۱۳۶۳ھ | ۸ فروری ۱۹۴۴ء | نمبر ۳۳

## مدینۃ المسیح

لاہور ۷ ماہ تبلیغ۔ رات کے ساڑھے گیارہ بجے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہو کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو کسی قدر کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔ نیز اطلاع ملی ہے۔ کہ سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی حالت جو پچھلے چند دنوں سے ہے۔ ویسی ہی اب ہے۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت و عافیت کیلئے خصوصیت سے دعائیں کریں۔

قادیان ۷ ماہ تبلیغ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی خیرو عافیت کیلئے احباب جماعت دعا کرتے رہیں۔

مقدمہ بھامبڑی کے مقدمہ میں بحث کی تاریخ ۱۷ فروری مقرر ہوئی ہے۔

مرزا برکت علی صاحب آف اباداں اپنی رخصت کے ایام گذار کر واپس ایران جا رہے ہیں۔ بخیریت پہنچنے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔





# ہندوستان میں ہی نہیں ساری دنیا میں قرآن پر مبنی حکومت قائم ہو سکتی ہے

ہندو مہاسبھا کے امرتسر کے اجلاس میں بڑے زور شور کے ساتھ یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ "ہندوستان دیش ہندوؤں کا ہے۔ اور اس کے آئین کی بنیاد ویدک دھرم پر رکھی جانی چاہیئے" (پرتاپ ۲۹ دسمبر) اور اس کی مزید تشریح یوں کی گئی تھی۔ کہ ہندو سبھا اگر یہ کہے۔ کہ ہندوستان کا دستور اساسی ویدوں کے مطابق ہوگا۔ تو کونسا گناہ ہو جائے گا۔ ...... ہندوستان کے مسلمان جو نسل کے لحاظ سے ہندو ہیں۔ ویدوں کے دستور اساسی کی مخالفت کرنے میں حق بجانب قرار نہیں دئے جا سکتے۔ اگر عرب کی قومی کتاب قرآن ہے۔ تو ہندوستان کی قومی کتاب وید مقدس ہیں" (ویر بھارت ۱۱ جنوری)

اس کے متعلق ہم نے مختصراً بتایا تھا۔ کہ ویدک دھرم نے غیر ہندو تو الگ رہے۔ خود ہندوؤں کے ایک طبقہ کو جسے شودر کہا جاتا ہے۔ صدیوں سے اس قدر ظلم و ستم کا تختۂ مشق بنائے رکھا۔ کہ جس کی مثال کسی اور ظالم سے ظالم حکومت نے بھی کبھی پیش نہیں کی۔ اور یہ ویدک دھرم ہی ہے۔ جس میں یہ حکم موجود ہے۔ کہ اگر کوئی شودر وید کا کوئی منتر سن لے۔ تو اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیا جائے جب ہندوؤں میں سے ہی ایک طبقہ کے متعلق ویدک دھرم نے صرف وید کا منتر سن لینے کی پاداش میں اتنی سخت سزا مقرر کی ہے۔ تو غور فرمائیے۔ کہ ویدک دھرم کو نہ ماننے والوں کے متعلق اس کی کیا تعلیم ہو سکتی ہے۔ اور جس کے منہ سے وید کی کسی خلاف عقل و فطرت تعلیم کے متعلق کچھ نکل جائے۔ اس کا کیا حال ہوگا۔

اس کے مقابلہ میں قرآن کریم کی تعلیم اور احکام اسلام کے مطابق قائم شدہ اسلامی حکومت کا ذکر کرتے ہوئے ہم نے بتایا تھا۔

"قرآن نے لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْن کہہ کر آزادی کا اعلان عام کر رکھا ہے۔ اور اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ کہہ کر عزت و توقیر کا معیار تقوٰی قرار دے دیا ہے۔ یعنی سب سے زیادہ معزز وہ ہے۔ جو سب سے زیادہ خدا کے حکموں پر چلنے اور اس کی مخلوق سے حسن سلوک کرنے والا ہے۔ جو بھی یہ صفات اپنے اندر پیدا کرے۔ وہ معزز اور مکرم ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ صرف اسلامی تاریخ میں ہی اس قسم کے واقعات ملتے ہیں۔ کہ غیر مسلم اقوام نے مسلمانوں کے زیر انتظام رہنے کو اپنے ہم مذہبوں کی حکومت پر ترجیح دی۔ اور آخر میں لکھا تھا۔ قرآن کریم ہی ایک ایسا مکمل اور مقدس صحیفہ ہے جس میں مذہبی مجلسی۔ تجارتی اور سیاسی امور کے متعلق مکمل ہدایات موجود ہیں۔ اور جن پر عمل کرنا سب کے لئے یکساں طور پر مفید ہے۔ خواہ وہ عیسائی ہوں۔ یا یہودی۔ ہندو ہوں یا بدھ۔

ہمارے ان مضامین کے مقابلہ میں ویدوں کو اپنی مقدس کتاب ماننے والوں اور ویدک دھرمیوں نے کچھ لکھنے کی جرأت نہ کی۔ اور کسی نے یہ نہ بتایا۔ کہ جس حکومت کی بنیاد ویدک آئین پر رکھنے کا خواب دیکھا جا رہا ہے۔ اس میں رہنے والے غیر ہندوؤں سے کیا سلوک کیا جائیگا۔ دراصل ویدک قوانین حکومت ایسے بھیانک اور اس قدر ناقابل عمل ہیں۔ کہ موجودہ زمانہ میں ان کا ذکر بھی سنجیدہ اور سمجھدار ہندوؤں کو گوارا نہیں۔ کیونکہ وہ خوب اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ دنیا پر اب کوئی ایسا وقت نہیں آ سکتا جب ویدک قوانین حکومت رائج کئے جا سکیں۔ یا اس قسم کا خیال بھی دل میں لایا جا سکے۔ آریہ اخبار "ملاپ" نے تو اسی وقت لکھ دیا تھا۔ جب ڈاکٹر مونجے نے ہندوستان کے آئین کی بنیاد ویدک دھرم پر رکھنے کے متعلق ہندو مہاسبھا کے جلسہ میں تقریر کی تھی۔ کہ "ایسی تقریریں کرنے کا فائدہ کیا ہے۔ جس بات کو ہم دل سے مانتے ہی نہیں ...... اسے ہم کیوں کہیں"۔ لیکن اب ہندو مہاسبھا کے لیڈر بھی اس بات کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ کہ ہندوستان کے آئین کی بنیاد وید اور ویدک دھرم پر رکھنے کا ادعا کرنے والوں کی اس غلطی کی تردید کریں۔ چنانچہ اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی نے حال میں صوبائی سبھاؤں کو ایک سرکلر بھیجا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ وہ سبھا کی آئندہ پالیسی اور پروگرام کے متعلق اپنے خیالات ارسال کریں۔ اس سلسلہ میں لکھا گیا ہے۔ کہ یو۔ پی پراونشل ہندو مہاسبھا نے اس مقصد کے لئے جو سب کمیٹی بنائی ہے۔ اس نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ "ہندو مہاسبھا کو ڈھلمل یقین کی پالیسی چھوڑ کر سیدھی طرح میدان میں آ جانا چاہیئے۔ ہندوستان میں آزادی مرکز میں قومی حکومت جمہوریت کا مطالبہ کیا جائے۔ اور یہ واضح کر دیا جائے۔ کہ ملک میں وید یا قرآن پر مبنی کوئی حکومت قائم نہیں ہو سکتی"

(پربھات ۲۳ جنوری)

جہاں تک ہمیں معلوم ہے ہندوستان کے مسلمانوں کو کبھی یہ کہنے کا خیال نہیں آیا کہ ہندوستان میں وہ قرآن کی حکومت قائم کرینگے اور یہ خیال آ ہی کس طرح سکتا ہے۔ جبکہ عام مسلمانوں کی اپنی زندگی قرآن کے احکام کے ماتحت نہیں۔ اسلام کے جن احکام پر عمل کرنے کی انہیں پوری پوری آزادی اور سہولت حاصل ہے۔ ان کو بھی وہ نظر انداز کر چکے ہیں۔ پس قرآن کی حکومت قائم کرنے کا تصور ان کے ذہن میں ہی کب آ سکتا ہے۔ جب وہ اپنے آپ پر قرآن کی حکومت عائد

(باقی صفحہ ۶ کالم اول پر)

ایڈیٹر:۔ غلام نبی
بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا

اے دوستو! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو۔ کہ اس اُمت پر یہ دن پھر نہیں آئیں گے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچہزاری فوج کا کامل سپاہی وہی ہے۔ جو متواتر دس سال تک تحریک جدید کے دس سالہ جہاد میں دس سال تک حصہ لیتا رہا ہو۔ ہندوستان کے لئے سال دہم کے جہاد میں شامل ہونے کی آخری تاریخ ۷ ر فروری ہے۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

## حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور اظہار اخلاص

### جماعت احمدیہ چک ۵۶۵ گ۔ب ضلع لائل پور

سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق جب جماعت احمدیہ چک ۵۶۵ گ۔ب ضلع لائل پور کو معلوم ہوا۔ کہ حضور عالی نے خدا سے خبر پاکر اعلان فرمایا ہے۔ کہ حضور ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہیں۔ تو جماعت کے احباب بیحد خوش ہوئے اور سجدات شکر بجالائے۔ نیز جماعت کے دوستوں نے فیصلہ کیا۔ کہ حضور کی خدمت میں مبارکباد اور اظہار عقیدت کی عرضداشت بھیجی جائے۔ اور نذرانہ پیش کیا جائے۔ چنانچہ عریضہ اور یکصد روپیہ بطور نذرانہ بھیجا گیا۔ اس رقم میں مردوں اور عورتوں نے حصہ لیا۔ نیز ایک بکرا ذبح کرکے غرباء کو کھلایا گیا۔ خاکسار قمر الدین مولوی فاضل

### جماعت احمدیہ گوجرہ ضلع لائل پور

ہم ممبران جماعت احمدیہ گوجرہ حضور کے اس اعلان کلمہ حق سے پیشتر بھی حضور کی اولوالعزمی اور علوم روحانی پر خدائی برکات کا سایہ دیکھ کر حضور ہی کو مصلح موعود خیال کرتے تھے۔ الحمد للہ کہ اب حضور نے اذن باری تعالےٰ سے اس کا اعلان فرما دیا۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ گوجرہ عریضہ ہٰذا کے ذریعہ حضور والا شان کی خدمت بابرکت میں ایک بار پھر اپنے خلوص بھرے دل لئے ہوئے اپنی عقیدت وارادت کا اظہار کرتے اور مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ حضور انور کی عمر میں برکت بخشے۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور درد بھری دعاؤں کے طفیل آپ ہی مصلح موعود ہیں۔ اور آپ ہی کے ذریعہ اسلام کی فتح مقدر ہے۔

ہم ہیں حضور کے ادنےٰ ترین خادم ممبران جماعت احمدیہ گوجرہ

### بقیہ صفحہ اوّل

کریں۔ البتہ ہندوؤں کیطرف سے اس قسم کے دعوے سننے میں آتے رہتے ہیں۔ کہ ہندوستان ہندوؤں کا ہے۔ اور اس میں ویدک آئین کے مطابق حکومت قائم کی جائے گی۔ اب اگر اس دعوے کی لغویت ان کی سمجھ میں آگئی ہے۔ اور وہ اس سے دست بردار ہو رہے ہیں تو یہ خوشی کی بات ہے۔ باقی رہے مسلمان انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ان میں سے ہر ایک کی زندگی کا اصل مقصد اور مدعا یہ ہے کہ قرآن کریم کی حکومت نہ صرف ہندوستان میں بلکہ ساری دنیا میں قائم کی جائے۔ اور ساری دنیا کو حلقہ بگوش اسلام بنایا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے صحیح رنگ میں سعی اور کوشش کرنی چاہیئے۔ جو یہ ہے۔ کہ اول تو اپنے آپکو اسلام کے تمام احکام کا پابند بنایا جائے۔ اپنی معاشرت اسلامی بنائی جائے۔ اپنے اخلاق اور عادات اسلامی بنائے جائیں۔ اور اس طرح ثابت کیا جائے۔ کہ اسلام ہی انسانی زندگی کے ہر پہلو میں صحیح اور درست راہ نمائی کرتا ہے۔ اور پھر تبلیغ اسلام کے لئے مال اور وقت صرف کیا جائے۔ اگر ہندوستان کے مسلمان متفقہ طور پر اس طرف توجہ کریں۔ تو تھوڑے عرصہ میں قرآن کریم کی حکومت ہندوستان میں قائم ہوسکتی ہے۔ اور پھر اسے ساری دنیا میں وسیع کیا جاسکتا ہے۔ اس کے سوا قرآن کریم کی حکومت قائم کرنے کا نہ کوئی اور طریق ہے اور نہ کسی صورت میں کامیابی حاصل ہوسکتی ہے۔

## مجلس ارشاد کے زیر انتظام ایک تبلیغی لیکچر

اگر اللہ تعالےٰ نے چاہا اور اس قادر مطلق بادشاہ کی توفیق شامل حال رہی۔ تو مجلس ارشاد کے زیر انتظام مورخہ ۱۰ ر فروری ۱۹۴۴ء کو بروز جمعرات نماز مغرب کے معاً بعد مسجد اقصےٰ قادیان میں خاکسار ایک تقریر کرے گا۔ جو حضور علیہ السلام کی اس مشہور حدیث پر ہوگی۔ جو بخاری شریف میں آئی ہے۔ اور جس میں آنے والے مسیح کی علامتیں بایں الفاظ بتلائی گئی ہیں۔ کہ

كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا

کیا حال ہوگا تمہارا جب اتریگا ابن مریم تم میں فیصلہ کرنیوالا انصاف کرنیوالا

فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْحَرْبَ

پس وہ توڑے گا صلیب کو اور قتل کرے گا خنزیر کو اور لڑائی کو بند کرے گا

اور بعض روائتوں میں ہے وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ

اور وہ جزیہ کو موقوف کریگا اور مال نہائت کثرت سے ہوگا اور کوئی اسے قبول نہ کریگا

یہ حدیث کم بیش بعض اور الفاظ میں بھی آئی ہے۔ اس حدیث میں آنے والے مسیح کی مندرجہ ذیل علامتیں ہیں۔ (۱) نازل ہونا (۲) مسلمانوں میں سے ہونا (۳) ابن مریم ہونا (۴) صلیب کا توڑنا (۵) خنزیر کا قتل کرنا (۶) مال کا باوجود زیادتی کے کسی کا اسے قبول نہ کرنا (۷) آنے والے کا لڑائیوں کے سلسلہ کو بند کرنا (۸) جزیہ کا موقوف کرنا وغیرہ وغیرہ۔ تقریر میں انشاء اللہ یہ ثابت کیا جائے گا۔ کہ یہ سب علامتیں صرف اور صرف حضرت مرزا غلام احمد ابن مرزا غلام مرتضےٰ سکنہ قصبہ قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب میں پائی جاتی ہیں۔ چونکہ یہ تقریر مسجد اقصےٰ کی نماز مغرب کے معاً بعد شروع ہوگی۔ اس لئے قادیان کے تمام محلہ جات کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ نماز مغرب مسجد اقصےٰ میں ادا فرمائیں۔ مسجد میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام ہوگا۔ خواتین کی شمولیت کے لئے باپردہ جگہ بنادی جائے گی۔

سید محمد اسحاق صدر مجلس ارشاد

## مجلس مشاورت کا ایک اہم فیصلہ

امسال جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے کہ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت میں فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ ماہ کے پہلے ہفتہ میں ہر سیکرٹری مال دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک فہرست بھیج دیا کرے۔ کہ فلاں فلاں موصی نے اتنی رقم فلاں تاریخ کو ادا کردی ہے۔ جو فلاں تاریخ کو کوپن نمبر کے ماتحت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کردی گئی ہے۔ اس لسٹ میں موصی کا نمبر ہونا لازمی امر ہے۔ اس فیصلہ کی تعمیل میں ہر سیکرٹری مال کا فرض ہے۔ کہ وہ فوراً ایسا نقشہ بناکر ارسال فرمائیں۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

## تاریخ وفات ڈاکٹر محمد صدیق صاحب احمدی سنوری

ڈاکٹر احمدی۔ سنوری۔ محمد صدیق — جس کو احمد نبی مہدی سے عقیدت تھی کمال

برہما سول میں پھر ملٹری میں صوبیدار — آہ بائیس دسمبر ہوا سکتے سے وصال

جمعدار عبد مجید آپ کے والد کا نام — مخلص امر خلافت تھا پسندیدہ خصال

بحث کرتا رہا وہ اہل بہا سے اکثر — شوق تبلیغ میں تھا خدمت خلقت کا خیال

چار بیٹے بھی ہیں اک لڑکی سلامت باشند — صبر کا اجر ملے بیوی کو ہو نیک مآل

داخل خلد محمد سر ایماں سے ہوا ۱۳۶۱

نیز "غفران کیا" لکھدیا اکمل نے سال ۱۳۶۲ھ

اکمل

# حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا اعلان

## سیّدہ اُم طاہر احمد صاحبہ کی تشویشناک علالت کے متعلق

لاہور ۷ فروری۔ آج رات کے ساڑھے گیارہ بجے بذریعہ فون حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا حسب ذیل ارشاد برائے اشاعت موصول ہوا۔



اُم طاہر احمد کے متعلق چند دن سے جو خبریں "الفضل" میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ وہ درست نہ تھیں۔ دراصل حالات یہ ہیں۔ کہ دائیں پھیپھڑے میں نمونیا کے آثار ہیں۔ کھانسی بھی زیادہ ہے۔ اور شکم میں دائیں طرف نیا ورم ظاہر ہوا ہے۔ بخار بھی ہے۔ اور زخم کی حالت بھی ابھی تک تسلّی بخش نہیں۔ نبض کمزور ہے اور عام حالت قابلِ تشویش ہے۔ چونکہ اخبار مریضہ کے ہاتھ میں بھی جاتا ہے۔ اس لئے احباب کی اطلاع کے لئے مَیں یہ ضمیمہ علیحدہ شائع کرا کر بھجوا رہا ہوں۔ آئندہ اگر اخبار میں یہ لکھا ہو۔ کہ حالت پہلے جیسی ہے۔ تو دوست یہ سمجھیں۔ کہ اس ضمیمہ میں جو لکھا ہے اسی جیسی حالت ہے۔ اور اگر کمی بیشی لکھی ہو۔ تو اس ضمیمہ میں جو حالت لکھی ہے۔ اس کے بالمقابل کمی بیشی سمجھیں۔

والسلام

مرزا محمود احمد از لاہور

# شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

## درست لکھا

گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میں نے خاتم النبیین کا مفہوم قرآن کریم کی دیگر آیات کی روشنی میں بیان کیا تھا۔ خدا تعالےٰ کا شکر اور اس کا احسان ہے۔ کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے اس خدمت کو قبول فرمایا۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب جیسے شخص سے بھی اقرار کرایا۔ کہ مضمون نگار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت تعریف کی ہے۔" اس کے بعد لکھا ہے۔ "اس کا مقصود یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب متوفی کو ظلی نبی بنا کر اوصاف مذکورہ سے موصوف کیا جائے۔"

مولوی صاحب نے بات درست لکھی ہے۔ کیونکہ جب تک یہ ثابت نہ کیا جائے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ذاتی خوبیوں میں بھی صاحب کمالات عظمیٰ ہیں۔ اور اپنی فیض رسانی اور تاثیر قدسی میں بھی یکتا ہیں اس وقت تک کسی کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اعلیٰ درجہ کا فیض یافتہ ہونا کس طرح ثابت کیا جا سکتا ہے۔

ہاں اگر مولوی ثناء اللہ صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیر قدسی کے منکر ہیں۔ اور ان کے خیال میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبع پر آپ کی روحانی تاثیر کا کوئی پرتو نہیں پڑتا۔ تو یہ الگ امر ہے۔ مگر اس صورت میں انہیں چاہیئے کہ اپنے ہم نواؤں کو مشورہ دیں۔ کہ وہ خواہ مخواہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں معاذ اللہ وقت ضائع نہ کریں۔ لیکن اگر وہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی تاثیر بھی کوئی چیز ہے۔ اور آپ کی اتباع میں آپ کی ذاتی خوبیاں آپ کے متبعین میں حسب مراتب پیدا ہو سکتی ہیں۔ تو پھر ان کا یہ کہنا بالکل بجا ہے۔ کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاثیر قدسی کے لحاظ سے جو تعریف کی وہ واجب اور درست طور پر کی ہے۔ مگر مولوی صاحب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ناقص تاثیر کے قائل ہیں۔ یعنی وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاثیر قدسی کو صرف مقام صدیقیت تک پہنچانے والی تسلیم کرتے ہیں۔ جو مقام نبوت سے ادنےٰ مقام ہے۔ مگر ہم باتباع قرآن کریم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاثیر قدسی کو کامل تاثیر یعنی مقام نبوت تک پہنچانے والی یقین کرتے۔ اور اس کی تصدیق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود پاک کو پیش کرتے ہیں فھو المراد۔

## حقیقت کا بظاہر انکار

پھر مولوی صاحب نے لکھا ہے۔ اگر وہ اس دعوے میں کامیاب ہو جاتا۔ تو ہم خوشی سے دستخط کر دیتے۔" مگر مولوی صاحب کا یہ کہنا بھی میرے کامیاب ہونے کی دلیل ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے آپ جیسے لوگوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامیابی کو دیکھ کر کہا لو کان خیرا ما سبقونا الیہ اگر انگور میٹھے ہوتے تو ہم سب سے پہلے کھاتے۔ یا بالفاظ مولوی ثناء اللہ صاحب یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دعوے کو ثابت کرنے میں کامیاب ہو جاتے تو ہم خوشی سے دستخط کر دیتے۔

اصل بات یہ ہے کہ صداقت صداقت ہی ہوتی ہے۔ اور وہ اثر کے بغیر نہیں رہ سکتی۔ مونہہ سے ایسے لوگ اس کا اقرار کریں یا نہ کریں۔ مگر دل صداقت کا شکار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لما جاءتھم ایاتنا مبصرۃ قالوا ھذا سحر مبین جب بھی ان کے پاس ہمارے نشان و دلائل آتے ہیں۔ تو وہ لوگوں کو صداقت سے محروم رکھنے کے لئے یہی کہتے ہیں۔ کہ ھذا سحر مبین یہ دلائل و براہین کھلا جادو فریب اور دھوکا ہے۔ مگر ان کے اپنے قلوب صداقت سے متاثر ہو چکے ہوتے ہیں۔ ان کا انکار صرف مونہہ سے دکھاوے کا انکار ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وجحدوا بھا واستیقنتھا انفسھم ظلما وعلوا فانظر کیف کان عاقبۃ المفسدین۔ کہ یہ ائمۃ المکذبین جو دلائل اور براہین کو جادو دھوکہ اور فریب کہا کرتے ہیں۔ ان کا انکار حقیقت پر مبنی نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان کے دل دلائل صداقت پر یقین کر چکے ہوتے ہیں۔ پھر فرماتا ہے ایسے لوگوں کا انکار درحقیقت اپنی جانوں پر ظلم کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔ رہا یہ سوال کہ وہ ایسا ظلم اپنی جانوں پر کرتے کیوں ہیں۔ اس کے متعلق فرمایا علوا وہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کی ظاہری بڑائی اور جھوٹی عزت کو بٹہ نہ لگے۔

## مولوی ثناء اللہ صاحب کی بیچارگی

پھر ان قرآنی دلائل و براہین کے ناقابل تردید ہونے کا کیا یہ کم ثبوت ہے۔ کہ مولوی صاحب ان میں سے کسی ایک کو بھی اس وقت تک زیر بحث نہیں لا سکے۔ اور صرف بعض غیر متعلق باتوں پر ہی کفایت کر رہے ہیں۔ اور اب تو ان کی بے مائگی اور بے چارگی اس حد کو پہنچ گئی ہے۔ کہ اپنی مدد کے لئے اہل پیغام کو آکساتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "لاہوری ممبرو۔ بقول خود اس اشاعت دجل پر کب تک خاموش رہوگے

کچھ تو کہئے کہ لوگ کہتے ہیں
آج غالب غزل سرا نہ ہوا

مولوی صاحب کا یہ طعن ان کے عجز اور بے مائگی کا آئینہ دار ہے۔

## رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک

مولوی صاحب نے اپنے مضمون کا عنوان رکھا ہے۔ اصلی اور نقلی احمد۔ مجھے یہ دیکھ کر خیال پیدا ہوا۔ کہ شائد مولوی صاحب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اصلی احمد (یعنی حد درجہ کی تعریف کرنے والا) قرار دیکر آپ کے کسی محمد (یعنی جس کی حد درجہ تعریف کی جائے) رسول کا پتہ بتائیں گے۔ کیونکہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو احمد نبی اسی طرح ثابت کیا تھا۔ کہ آپ حد درجہ کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اور آپ نے جس کی حد درجہ کی تعریف کی۔ وہ رسول محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ مگر افسوس کہ مولوی صاحب نے مجھ پر اعتراض کرنے کی غرض سے اپنے مضمون کا یہ عنوان رکھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت ہتک کی ہے۔

## اصلی اور حقیقی احمد

میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم احمد ہیں اصلی احمد ہیں حقیقی احمد ہیں۔ مگر خیال رہے۔ کہ جب ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقام احمدیت پر کھڑا کریں گے۔ تو اس وقت آپ کے لئے کوئی مقام محمدیت رکھنے والا وجود تلاش کرنا پڑے گا۔ اور وہ بجز اللہ تعالےٰ کی ذات کے اور کوئی ہستی تصور نہیں کی جا سکتی پس اس طرح حقیقی اور اصلی طور پر بے شک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی مقام احمدیت پر ہونگے۔ اور اللہ تعالےٰ کی ذات مقام محمدیت پر۔ کیونکہ میں اپنے مضمون میں بتا چکا ہوں۔ اور مولوی صاحب نے بھی اپنے اخبار ۱۴ جنوری ۱۹۳۴ء میں میرا یہ اقتباس درج کیا ہے۔ کہ

"جب کسی ہستی کو محمد کہیں گے۔ یعنی حد درجہ کی تعریف کیا گیا۔ تو یہ اسی صورت میں درست ہوگا۔ جب اس میں حد درجہ کی خوبیاں بھی پائی جائیں۔ جو اس کو حقیقی معنوں میں محمد کہلانے کا مستحق قرار دیں۔ اور اس بات کا ثبوت کہ کسی ہستی میں حد درجہ کی خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ بجز کسی احمد یعنی حد درجہ کی حمد کرنے والے کے نہیں مل سکتا۔ اور حد درجہ کی تعریف کسی ہستی کی کوئی اسی وقت کر سکتا ہے۔ جب اسے اعلےٰ درجہ کا فیض حاصل ہو۔" (الفضل ۱۰ جنوری)

بایں صورت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اصلی احمد ہیں اور اللہ تعالےٰ اصلی محمد۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی ذات میں حد درجہ کی خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ جو اسکی ذات کو حقیقی رنگ میں محمد کہلانے کا مستحق قرار دیتی ہیں۔ اور اس بات کا ثبوت کہ اللہ تعالےٰ کی ذات میں حد درجہ کی خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ بجز احمد صلے اللہ علیہ وسلم کے کس نے پیش کیا۔ آپ ہی نے اللہ تعالےٰ کی وہ حمد کی ہے کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی کسی نے نہ کی

## اعلان نکاح

۲۷ دسمبر ۱۹۳۳ء کو مولوی نصیر الدین محمود صاحب مولوی فاضل سپرنٹنڈنٹ دفتر اراضیات سندھ کا نکاح مسماۃ سعیدہ بیگم صاحبہ بنت شیخ عبد الرب صاحب مرحوم للمپوری کے ساتھ بعوض مبلغ ۵۰۰ روپیہ مہر پر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ خاکسار الیاس الدین سیکرٹری انجمن احمدیہ بسدل پور ضلع لائلپور

کیونکہ حمد درجہ کی تعریف کسی ہستی کی اُسی کے مُنہ سے زیب دیتی ہے جس کو اعلیٰ درجہ کا انعام ملا ہو پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو چونکہ ذات الٰہی سے انتہائی درجہ کا انعام ملا۔ اس لئے آپ ہی اس قابل تھے کہ حقیقی اور اصلی معنوں میں احمد کے نام سے موسوم کئے جاتے۔ اور جس قدر بھی دنیا میں خدا تعالےٰ کی طرف سے انبیاء و مرسلین آئے۔ ان میں سے کوئی بھی احمد نام سے موسوم نہ ہو سکا کیونکہ ان میں سے کسی نے اللہ تعالیٰ کی اس شان حمد کا جلوہ ظاہر نہ کیا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حصہ میں آیا۔ اللّٰھم صل علیہ دائماً۔

پس تمام سلسلہ انبیاء میں سے کوئی احمد کہلانے کا مستحق نہ ہو سکا۔ جب تک کہ آمنہ کا لعل عرب کی ایک وادی کے چھوٹے سے گاؤں مکہ میں پیدا نہ ہوا۔ جس نے انتہائی طور پر اللہ تعالےٰ کی حمد کی۔ اور انتہائی طور پر اللہ تعالےٰ سے انعام حاصل کیا۔ اس بیان سے تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ مقام محمدیت ارفع و اعلیٰ مقام ہے۔ بہ نسبت مقام احمد کے۔ ایک خدا کا احمد۔ دوسرا احمد محمد کا احمد

پس اگر مولوی ثناء اللہ صاحب بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی مفہوم اور اسی معنوں کی رو سے اصلی احمد سمجھتے ہیں۔ تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ لیکن اگر اللہ تعالےٰ کی بجائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مقام محمدیت پر کھڑا کیا جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو بار بار قرآن کریم میں محمد ہی کہا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ محمد رسول اللہ۔ تو اس صورت میں یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں ایسی بے مثال خوبیاں رکھ دی ہیں۔ جن کی وجہ سے آپ مقام محمدیت پر فائز ہوئے۔ اور کوئی دوسرا وجود آپ کے سے مقام محمدیت پر کھڑا ہو گا۔ جو اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان محمدیت کے مفہوم کو نہایت بے مثالی طور پر دنیا پر ظاہر کرے گا۔ جس طرح اللہ تعالےٰ کی شان حمد کا جلوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر کیا۔ ہم سب ایمان لاتے ہیں۔ کہ بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل بھی ہزاروں بڑی بڑی شان رکھنے والے نبی و رسول پیدا ہوئے۔ جو اپنے اپنے رنگ میں اللہ تعالےٰ کے مقام کی شان کا جلوہ ظاہر کرتے رہے۔ اور اس کی رنگا رنگ کی نعماء سے متمتع ہو کر اس کی حمد کے گیت گاتے رہے۔ مگر ان میں سے کسی ایک کا نام بھی بجز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احمد نہیں رکھا گیا۔ اور یہ مقام کسی اور نبی کو حاصل بھی کس طرح ہو سکتا تھا۔ جبکہ کسی نے بھی اللہ تعالےٰ سے انتہائی طور پر وہ فیض حاصل نہ کیا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات نے حاصل کیا۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں بڑے بڑے بزرگ ولی۔ غوث۔ قطب۔ مجدد۔ محدث پیدا ہوئے۔ اور ہر ایک نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے اپنے رنگ میں روحانی فیوض حاصل کئے۔ مگر مقام احمد پر فائز ہونے والا ۱۳ سو برس میں صرف ایک ہی پیدا ہوا۔ جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے انتہائی طور پر فیوض حاصل کر کے مقام نبوت حاصل کر کے کہا۔ "میں نے اپنے رسول و مقتدائے باطنی طور پر فیوض حاصل کر کے اس کے واسطہ سے علم غیب پایا ہے۔ نبی اور رسول ہوں"۔
اس نے مصطفےٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت۔

پس مقام محمد دو ہی ہستیوں کے لئے ذہن میں آ سکتا ہے۔ ایک خدا تعالےٰ کے لئے۔ اور ایک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے۔ اسی طرح مقام احمد بھی دو ہی وجودوں کے لئے تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک احمد مدنی کیلئے۔ اور ایک احمد قادیانی کیلئے۔ اور جس طرح یہ سچ ہے۔ کہ جب تک احمد مدنی پیدا نہیں ہوئے تھے۔ اس وقت تک بے شک اللہ تعالےٰ کی حمد کرنے والے ہزاروں ہی پیدا ہو چکے تھے مگر اللہ تعالےٰ کے مقام محمدیت کا جو جلوہ احمد مدنی نے آ کر پیش کیا۔ وہ کسی ایک نبی کے بھی [illegible] کے حصہ میں نہ آیا۔ اسی طرح یہ بھی سچ اور بالکل درست ہے۔ کہ احمد مدنی سے پیشتر بھی بے شک ۱۳ سو سال میں بہت سے بزرگ اس اُمت میں پیدا ہوئے۔ مگر محمد عربی کی شان محمدیت کا جو مفہوم و شان اس احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آ کر ظاہر کی۔ وہ کسی اور سے الگ الگ نہ ہو سکا۔ اجتماعی طور پر بھی ممکن نہیں ہوا۔ کیونکہ احمد مدنی کو جو اس کے محمد (یعنی اللہ تعالےٰ) سے انعام ملا وہ کسی اور نبی کو میسر نہیں آیا۔ اسی طرح احمد قادیانی کو جو کچھ اس کے محسن محمد عربی سے ملا۔ وہ بھی کسی اور بزرگ کے حصہ میں نہیں آیا۔ وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ پس جس طرح ابتداء آفرینش سے اللہ تعالےٰ کی حمد کے حقیقی مفہوم کو بیان کرنے کے لحاظ سے ایک ہی احمد ہوا۔ اسی طرح ۱۳ سو برس میں محمد عربی کے محمدیت کے مفہوم کو بیان کرنیکے لحاظ سے ایک ہی احمد ہوا۔ وہ خدا کا اصلی احمد۔ اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اصلی احمد۔ (باقی) ابوالبشارت عبدالغفور

## راولپنڈی میں مسلمانوں کا اجتماع

دسمبر گذشتہ میں راولپنڈی شہر میں آریہ سماج نے دو جلسے کئے۔ جن میں انہوں نے اسلام پر اعتراضات کئے۔ اور ضمناً احمدیہ جماعت پر بھی اعتراضات کئے۔ مگر باوجود وقت مانگنے کے اور پہلے ایک طرح سے وعدہ کرنے کے اعتراضات کے جواب دینے کا موقعہ نہ دیا۔ اس پر مسلمانان راولپنڈی نے ایک ایسا اجتماع ضروری سمجھا جس میں آریوں کے اعتراضات کے جواب دئے جائیں۔ اور مسلم اکابرین شہر نے اپنے دستخطوں سے اعلان فرمایا۔ کہ آریہ صاحبان کے اعتراضات کے جواب میں قرآن مجید کی صداقت اور اسلامی عقائد کی حکمت اور اتحاد بین الاقوام کے صحیح لائحہ عمل پر تقاریر کی جائیں گی۔ اور مخالفین کے اعتراضات کا جواب بھی دیا جائے گا۔ حسب ذیل اصحاب نے اس جلسہ کے انعقاد کے دعوتی اشتہار پر دستخط فرمائے۔

خان صاحب مرزا قطب الدین صاحب پریذیڈنٹ ڈسٹرکٹ مسلم لیگ راولپنڈی حکیم ملک حاکم دین صاحب وائس پریذیڈنٹ انجمن اہلحدیث راولپنڈی۔ محبوب سلطان صاحب برائے جنرل سکرٹری انجمن مفتاح التنظیم۔ سید شاہ سوار صاحب اسسٹنٹ سکرٹری انجمن امامیہ اثناء عشریہ۔ ملک فضل کریم صاحب ٹھیکیدار پریذیڈنٹ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام۔ خان محمد افضل خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ۔ سیٹھ کریم بھائی صاحب سیکرٹری انجمن ترقی اسلام شہر راولپنڈی نے اعلان فرمایا۔ اس جلسہ کے انعقاد میں کئی دقتیں پیش آئیں

کیونکہ ایک تو انہی دنوں کانگرس کی یوم آزادی کے سلسلہ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہو گیا تھا۔ اور دوسرے لگاتار بارش شروع ہو گئی۔ آخر برستی بارش میں جناب سیٹھ کریم بھائی صاحب مولوی چراغ الدین صاحب اور جناب خان محمد افضل خاں صاحب نے دوڑ دھوپ کی۔ اور حکام ضلع نے ازراہ مہربانی ۲۳ر جنوری کو جلسہ کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اور اسی دن تین بجے سے جلسہ شروع ہوا۔

صدر جناب بخشی ہربنس سنگھ صاحب ایم۔ اے ایڈووکیٹ راولپنڈی تھے۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مولوی چراغ الدین صاحب نے افتتاحی تقریر میں جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ اسکے بعد مہاشہ محمد عمر صاحب نے "امن عالم" کے متعلق عالمگیر اصول قرآن کریم سے پیش کئے۔ اور اس کی تائید میں وید منتر اپنے خاص انداز میں سنائے۔ اور ضمنی طور پر ان اعتراضات کے جواب بھی دئے۔ جو آریہ سماج نے اپنے جلسوں میں اسلام پر کئے تھے۔ یہ تقریر نہایت عالمانہ اور محرّاز دلائل تھی۔ اس کے بعد گیانی واحد حسین صاحب نے سکھ و مسلم اتحاد پر اپنے مخصوص طرز میں تقریر فرمائی اور بتایا۔ کہ سکھ مذہبی اور تمدنی امور کے لحاظ سے مسلمانوں کے زیادہ قریب ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے گورو گرنتھ صاحب کے شبد پڑھے۔ جس سے سکھ صاحبان پر وجد سا طاری ہو گیا۔ ان تقریروں کا ذکر کرتے ہوئے صدر صاحب نے فرمایا:۔

میں معزز کارکنوں سے پُر زور اپیل کرتا ہوں۔ کہ ان صاحبان یعنی لیکچراروں کے لیکچر پھر کرائے جائیں۔ تاکہ امن اور شانتی پیدا ہو کر ملک میں اتحاد کی لہر پیدا ہو جائے۔ گیانی صاحب نے جو گرنتھ صاحب اور قرآن شریف کے پوتر اقوال سنائے ہیں۔ اور بتایا ہے۔ کہ توحید باری تعالےٰ کی تعلیم اور بعد میں سیاسی اتحاد اور تمدنی اتحاد بتایا ہے۔ یہ بہت ہی عمدہ اور صلح کُن ہے۔ مہاشہ صاحب کی نصائح بھی قابل قدر ہیں۔ آخر میں میں دوسری بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور اس تقریب پر انکو مبارکباد دیتا ہوں

اس کے بعد مولوی چراغ الدین صاحب نے "اسلام کی رواداری اور اسلام کی تعلیم کا غیر مذاہب پر اثر" کے عنوان پر عالمانہ تقریر کی۔ اور آخر میں حاضرین اور صاحب صدر کا شکریہ ادا کیا۔ اور ڈپٹی کمشنر صاحب کا بھی شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے ہماری امن پسندی اور صلح جوئی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس اجتماع کی اجازت فرمائی۔ (نامہ نگار)

## پروگرام تبلیغی دورہ ضلع انبالہ

مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی ضلع انبالہ وغیرہ کے تبلیغی دورہ پر بھیجے جا رہے ہیں۔ ان کا پروگرام درج ذیل ہے۔ نابھہ پٹیالہ کی جماعتوں کا پروگرام ماہ اپریل میں مقرر کیا جائیگا۔

| مقام | تاریخ | | |
|---|---|---|---|
| انبالہ شہر | ۱۱-۱۲-۱۳ ر فروری ۱۹۴۴ء | | |
| انبالہ چھاؤنی | ۱۴-۱۵-۱۶ ر | ” | ” |
| کھرڑ | ۱۸-۱۹ ر | ” | ” |
| روپڑ | ۲۱-۲۲ ر | ” | ” |
| سرہند | ۲۳-۲۴ ر | ” | ” |
| خانپور | ۲۵-۲۶ ر | ” | ” |
| ہربنس پور | ۲۷-۲۸ ر | ” | ” |
| راجپورہ | ۱-۲ ر مارچ | | ” |
| جگادھری معہ بوڑیہ چھچھرالی | ۳-۴-۵ ر | ” | ” |
| نارائن گڑھ | ۷-۸ ر | ” | ” |
| شام چوراسی ضلع جالندھر | ۱۱-۱۲ ر جلسہ سالانہ۔ | ” | ” |

نوٹ:۔ اس کے بعد کے دورہ کا پروگرام ماہ مارچ کے آخر تک جماعت انبالہ کے سیکرٹری تبلیغ مقرر کریں گے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

## تحریک قرضہ پچاس ہزار کے متعلق اعلان

تحریک قرضہ پچاس ہزار کے روپیہ کی واپسی کے سلسلہ میں ماہ فروری ۱۹۴۴ء کا قرعہ ڈالا گیا۔ مندرجہ ذیل اصحاب کا نام نکلا ہے۔ جو اپنی رسیدات دفتر بیت المال میں واپس کر کے اپنا اپنا روپیہ واپس لے سکتے ہیں۔

بشریٰ بیگم اہلیہ محمد امین صاحب جنجوعہ ۳۰/۱۰/۳
چوہدری عبدالعزیز صاحب نیروبی ۱۰۰/۱۲/۲
السید ابراہیم علی القزق حیفا ۱۰۰/-/-
” عبدالرحمان محمد القزق ” ۱۰۰/-/-
صبحی حسین القزق ” ۱۰۰/-/-

(ناظر بیت المال)

## مرکزی لائبریری قادیان

احباب کرام الفضل مورخہ ۲۹/۱/۴۴ میں مرکزی لائبریری کے لئے چندہ کی اپیل ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ دوستوں کو جماعت کی اس اہم ضرورت کا احساس پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ جناب چوہدری غلام حسن صاحب سفید پوش کا نام اس مد میں چندہ دینے والوں کی فہرست میں سر عنوان ہے۔ اور ان کا چندہ یکصد روپیہ وصول ہو چکا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

امید ہے۔ دوسرے دوست بھی اس طرف توجہ فرما کر سلسلہ کی اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔

عبدالمنان عمر ایم۔ اے۔ اسسٹنٹ سکرٹری عاملہ کمیٹی مرکزی لائبریری قادیان

## وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

**۱۲۹ء** منکہ احمد الدین ولد میاں رحیم بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۴۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن بھیرو چیچی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۴/۱/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت اراضی چاہی ۱/۲ ۷ کنال قیمت -/۸۰۰ روپے۔ اور بارانی اراضی ۳ گھماؤں قیمت مبلغ -/۶۰۰ روپیہ۔ مکانات سکونتی -/۱۰۰ کل جائیداد قیمت -/۱۵۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ بھی جائیداد کی کمی بیشی پر میری یہ وصیت انشاء اللہ حاوی ہوگی۔ میں ۶۰ روپیہ سالانہ کے حساب سے یہ رقم ادا کرونگا۔ نیز میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ احمد الدین۔ گواہ شد:۔ مولوی سلطان علی صاحب سیکرٹری مال۔ گواہ شد:۔ رحمت اللہ سابق موصی۔

**۱۳۶ء** منکہ بڈھی بیوہ چوہدری خیر الدین صاحب قوم جٹ عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن لودی ننگل ڈاکخانہ فتحگڑھ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۴/۱/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ ہاں میرے بیٹے مسمی محمد اسمٰعیل نے -/۶۰۰ روپے کی وصیت کی اجازت دی ہے۔ لہٰذا میں وعدہ کرتی ہوں کہ مذکورہ بالا رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور میرے مرنے کے بعد اگر کوئی میری جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ مسماۃ بڈھی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ چوہدری فقیر اللہ

## ضروری گذارش



حسب اعلانات سابقہ ان احباب کی خدمت میں الفضل کے وی پی ارسال کرینگے جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے یا ۲۰ ر فروری ۱۹۴۴ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ تمام احباب سے دردمندانہ گذارش ہے کہ وی پی وصول فرما لیں۔ جو دوست وی پی وصول نہیں کرتے۔ وہ فی الحقیقت الفضل کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ پس ہمیں توقع ہے کہ کوئی دوست بھی یہ گوارا نہ فرمائینگے۔ کہ انکی وجہ سے الفضل کو نقصان پہنچے۔ (مینجر الفضل)

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ



**لنڈن** ۶ر فروری۔ بحیرہ بالٹک کا روسی بیڑا کرانسڈاٹ کے بڑے سمندری اڈے سے چل پڑا ہے۔ جہاں وہ اڑھائی سال سے رکا ہوا تھا۔ یہ بیڑا اب لینن گراڈ اور اسٹونیا کے درمیان جرمنوں کے ساحلی سلسلہ رسل و رسائل پر گولہ باری کر رہا ہے۔ سویڈن کے ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ روس کے جنگی جہاز خلیج فن لینڈ میں داخل ہو گئے ہیں۔

**ماسکو** ۶ر فروری۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق نیپر کے موڑ میں گھرے ہوئے جرمن سپاہیوں کی حالت خراب ہو رہی ہے۔ سٹالن گراڈ کا فاتح روسی جرنیل ان پر حملے کر رہا ہے۔ محصور جرمن فوج کا وائرلیس کا ایک پیغام پکڑا گیا ہے۔ کہ ہماری خوراک ختم ہو رہی ہے جرمن کمانڈر جنرل فان سیٹن یہ کہہ کر ان کے حوصلے بڑھا رہا ہے کہ وہ گھیرے کو توڑ دیگا۔

**نئی دہلی** ۵ر فروری۔ کل ۴ر فروری کو صبح کے وقت دشمن کے چار ہوائی جہاز اوڑیسہ کے ساحل پر پہنچے۔ اور انہوں نے بم پھینکے۔ جن کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔ کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا۔

**لنڈن** ۶ر فروری۔ جاپان ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ایک لاکھ ستر ہزار بودھ بھکشوؤں سے جاپان کے جنگی کارخانوں میں مزدوروں کا کام لیا جائے گا۔ ریڈیو نے یہ نہیں بتایا کہ شنٹو کے بھکشوؤں کو بھی بھرتی کیا جائیگا۔ یا نہیں۔ شنٹو ازم جاپان کا سرکاری مذہب ہے

**قاہرہ** ۶ر فروری۔ قاہرہ میں رومانیہ کے ریڈیو سے یہ خبر سنی گئی ہے کہ مارشل فان مینسٹین (جرمن کمانڈر) نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ نیپر کے محاذ سے فوجوں کو ہٹا لے جائے اور انہیں رومانیہ لا کر نئے مورچے قائم کرے۔

**ماسکو** ۶ر فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ خلیج فن لینڈ سے لے کر دریائے ناروا کے دہانے تک کا تمام رقبہ جرمنوں سے صاف کر دیا گیا ہے۔ نوو گراڈ۔ لینن گراڈ ریلوے لائن پر مکمل طور پر روسی تسلط ہو گیا ہے

**لنڈن** ۶ر فروری۔ انڈیا آفس دو اہم قدم اٹھانے والا ہے۔ ایک یہ کہ چند ہفتوں کے اندر اندر نظر بند کانگرسی لیڈروں کی پوزیشن پر نظر ثانی کی جائے گی۔ دوسرے یہ کہ ہندوستانیوں اور انگریزوں پر مشتمل ایک کمیشن عنقریب ہندوستان جا رہا ہے جو ملک کی اقتصادی تعمیر پر غور کریگا۔

**واشنگٹن** ۶ر فروری۔ امریکہ کے فوجی دستے جزیرہ ربیہ میں بھی اتر پڑے ہیں۔ یہ جزیرہ کورالین کے شمال میں واقع ہے۔ اور مزید چھوٹے چھوٹے جزیروں پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔

**دہلی** ۶ر فروری۔ بنگال کے قحط کا مقابلہ کرنے کے لئے وہاں کی صوبجاتی گورنمنٹ کا ½۱۱ کروڑ روپیہ خرچ آیا ہے۔ اس میں سے آدھی رقم غریبوں اور ناداروں کو مفت کپڑا اور اناج دینے پر لگی۔

**لنڈن** ۶ر فروری۔ کیا جرمن اب روما پر مقابلہ کرینگے۔ اور وہ اس پر قابض رہنے کی کوشش کرینگے اور اس میں ناکام رہ کر اسے خود تباہ اور برباد کر دینگے۔ یہ سوال اسوقت ساری عیسائی دنیا میں بحثوں کا موضوع بنا ہوا ہے۔ اتحادیوں کی کوشش یہ ہے کہ وہ اس شہر کو نقصان پہنچائے بغیر جرمنوں سے آزاد کرائیں۔ اس سے قبل جرمن نیپلز میں بارود کی سرنگیں لگا کر اسے تباہ کر چکے ہیں۔ انہوں نے روما میں بھی سرنگیں لگا دی ہیں۔

**ماسکو** ۶ر فروری۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ نیف کے محاذ پر جرمنوں کے جو دس ڈویژن گھرے ہوئے ہیں۔ ان میں سے کچھ فوجوں نے بھاگنا شروع کر دیا ہے ان میں کچھ ہائی کمانڈر سٹاف کے ممبر بھی ہیں ایک اور اعلان میں لکھا ہے کہ نیپر کے موڑ میں جرمنوں کے ۹۲ پیدل ڈویژن گھرے ہوئے ہیں۔ وہ گھیرے کو توڑنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔

**لنڈن** ۶ر فروری۔ پروفیسر گوپ لینڈ ہندوستان کا دورہ کرنے کے بعد واپس انگلستان پہنچے ہیں۔ آپنے دورے کے بعد ایک تجویز مرتب کی ہے۔ جو جنگ کے بعد ہندوستان کی حد بندی کے متعلق ہے۔ اس تجویز میں یہ رائے دی گئی ہے کہ کلکتہ کو ایک آزاد شہر بنا دیا جائے۔ جسطرح ڈانزگ یا شنگھائی کے شہر ہیں۔

**سٹاک ہالم** ۶ر فروری۔ حکومت فن لینڈ نے ہنگامی صورت حالات کے پیش نظر ہیلسنکی کو خالی کرنے کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ تمام لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ حکم ثانی ملتے ہی شہر کو خالی کرنے کے لئے تیار رہیں۔

**ماسکو** ۶ر فروری۔ روسی فوجیں ۱۹۳۹ء کی سرحد سے ۸۰ میل اندر پولینڈ میں پہنچ گئی ہیں۔ اور نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔ اور ۲۰۰ قصبوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ دو ہزار سے زیادہ جرمن پکڑ لئے ہیں۔

**ماسکو** ۶ر فروری۔ یوکرین میں جو دس جرمن ڈویژن گھیرے میں آ چکے ہیں۔ ان کی حالت خراب ہوتی جا رہی ہے۔ جرمنوں نے گھیرا توڑنے کے لئے جو حملے کئے۔ ان میں منہ کی کھائی۔ ان کے ۹۵ ٹینک تباہ کر دیئے گئے۔ اور سو سے زیادہ فوج لے جانے والے بڑے ہوائی جہاز تباہ کر دیئے۔

**واشنگٹن** ۶ر فروری۔ مارشل کے جزائر میں اتحادی فوجوں کو مزید کامیابی ہو رہی ہے۔ کورلین کے جزیرہ میں دشمن کی ساری فوج کا صفایا کر دیا گیا ہے۔

**لنڈن** ۶ر فروری۔ جرمن فوجیں روم کے جنوب میں جوابی حملے کر رہی ہیں۔ اور کثرت سے ٹینک جھونک رہی ہیں۔ مگر انہیں کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ نیٹونو میں ڈیڑھ ہزار جرمن پکڑ لئے گئے ہیں۔ کیسینو کے مورچہ پر سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ اور اتنا خون بہہ رہا ہے۔ جتنا اٹلی میں کسی اور جگہ نہیں بہا ہوگا۔

**ماسکو** ۶ر فروری۔ شمالی اسٹونیا کے شہر ناروا کے لئے سخت لڑائی شروع ہونے والی ہے۔ دوسرے دستے لوگا کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

**واشنگٹن** ۶ر فروری۔ مارشل کے جزائر سے آٹھ سو میل شمال کی طرف ایک اور جزیرے پر امریکی ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔ اور سخت نقصان پہنچایا۔

**لنڈن** ۶ر فروری۔ انگریزی ہوائی اڈوں سے اڑ کر امریکی اور انگریزی ہوائی جہازوں نے فرانس میں سات جرمن ہوائی اڈوں پر بمباری کی۔ اور دو سو سے زیادہ امریکن جہازوں نے سمندری کنارے کے ٹھکانوں کی خبر لی۔

**لنڈن** ۶ر فروری۔ پانچویں فوج نے اینزیو کے محاذ پر اپنے مورچوں کو اور مضبوط بنا لیا ہے۔ اور دشمن کے جوابی حملوں کو ناکام بنا دیا ہے۔ سمندر کے کنارے کے ساتھ ساتھ چلنے والے ہلکے جہازوں نے دشمن کے ایک چھوٹے جہاز اور دو بڑے جہازوں کو ڈبو دیا۔ اور ان سب کے جہازی پکڑ لئے گئے۔

**لنڈن** ۶ر فروری۔ کل رات انگریزی بمباروں نے برلین اور دوسرے مقامات پر حملے کئے۔ آج سویرے بھی اس طرف جہاز جاتے دیکھے گئے۔

**لاہور** ۶ر فروری۔ مہاراجہ کپور تھلہ نے حضور وائسرائے کی معرفت ۱۰۸۱۵ روپے بنگال کے قحط زدوں کے لئے کمبل اور گرم کپڑے خریدنے کے لئے دیئے۔

**کراچی** ۶ر فروری۔ چاول کی نئی فصل کل آئی ہے۔ تاجر اور زمیندار کنٹرول نرخ سے بھی کم پر فروخت کر رہے ہیں۔

**لاہور** ۶ر فروری۔ سنٹرل گورنمنٹ نے پنجاب گورنمنٹ کی منظوری کے بعد گندم کی قیمت کنٹرول ۹ روپے ۴ آنے من مقرر کر دی ہے۔ چاول کی کنٹرول قیمت کا فیصلہ ماہ مارچ کے اخیر ہفتہ میں ہو جائے گا۔

**واشنگٹن** ۶ر فروری۔ ایک بحری اعلان میں بیان کیا گیا ہے کہ امریکن جنگی جہازوں نے جنوبی بحر اوقیانوس میں تین جرمن جہازوں کو ۴۸ گھنٹوں کے اندر تباہ کر دیا۔ یہ جہاز مشرق بعید کی جاپانی بندرگاہوں سے ہزار ہا ٹن ربڑ اور چربی لیکر جا رہے تھے کہ امریکن تباہ کن جہاز سے تصادم ہو گیا۔ ایک جرمن جہاز تو تباہ ہو گیا۔ باقی دو نے خودکشی کر لی۔

**لنڈن** ۶ر فروری۔ ہندوستانی فوج کے مبصر نے اطلاع دی ہے۔ کہ اراکان کے محاذ پر ٹینکوں کے پہنچ جانے کے بعد توپوں اور جھپٹانی بمباروں نے مانگڈا۔ بوتھیڈانگ روڈ کے ریلوے جنکشن پر زبردست حملہ کیا۔ برطانوی ٹینک جاپانی مورچوں کے نزدیک ۱۵۰ گز کے فاصلہ پر پہنچ گئے ہیں۔ فضا سے بھی سخت بمباری کی جا رہی ہے۔